اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”نیکیوں کا ثواب (part02)“

(13):”مصافحہ کرنے (ہاتھ ملانے) کے فوائد و ثمرات“

D فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جب کوئی مسلمان اپنے بھائی سے ملاقات کرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑتا (یعنی مُصَافَحہ کرتا) ہے تو اسکے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے تیز آندھی میں خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں اور D ان دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں ۔(معجم کبیر، 3/582، حدیث: 6027) D مُصَافَحہ کرنے والوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔(ابوداود، کتاب الادب، باب فی المصافحۃ ص 812، حدیث: 5212) D ملاقات کے وقت مُصَافَحہ کرنے والوں کے لئے دعا کے قبول ہونے کی بِشَارَت ہے۔ حدیث پاک میں ہے جب دو مسلمان مُلاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مُصَافَحہ کرتا ہے) تو اللہ پاک کے ذِمۂ کرم پر حق ہے کہ ان کی دعا قبول فرمالے۔(مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، 5/401، حدیث: 12786) D مُصَافَحہ کرنے سے ایک باطنی بیماری بُغض و کینہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مُصَافَحہ کیا کرو کینہ دور ہوگا اور تحفہ دیا کرو محبت بڑھے گی اور بُغض دور ہوگا۔(موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المہاجرۃ، ص 482، حدیث: 1731)(ہفتہ وار اجتماع ۲۳ ستمبر ۲۰۲۱)

---

(14):”خندہ پیشانی سے ملنے کے فوائد و ثمرات“

(1): خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا افضل ترین عَمَل ہے۔(حسن اخلاق، ص 15) (2): خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے والے کو 69 مغفرتیں ملتی ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ مُصَافَحہ کرتے ہیں تو ان کے درمیان 70 مغفرتیں تقسیم کی جاتی ہیں 69 مغفرتیں اس کے لئے ہوتی ہیں جو ان دونوں میں سے زیادہ خندہ پیشانی سے ملاقات کرتا ہے۔(مکارم الاخلاق للخرائطی، باب ما یستحب من مصافحۃ اخیہ المسلم۔۔۔الخ، 4/175، حدیث: 1028) (3): خندہ پیشانی اور مسکرا کر ملنے سے اپنائیت میں

www.farzuloom.net

اضافہ ہوتا ہے۔(4): مسکرا کر ملنا لوگوں کو خوشی دیتا ہے جو بسا اوقات کثیر مال و دولت سے بھی نہیں ملتی۔ حدیث پاک میں ہے: لوگوں کو تم اپنے اموال سے خوش نہیں کرسکتے لیکن تمہاری خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی انہیں خوش کر سکتی ہیں۔(شعب الایمان، باب حسن الخلق، فصل فی طلاقۃ الوجہ، 253/6، حدیث:8054)(5): مسلمانوں کا آپس میں خندہ پیشانی سے ملنا شریعت کو محبوب ہے، اس پر اَجر دیا جاتا ہے اور یہ آپس میں محبت اور اُخوّت کا پیش خیمہ ہے۔(فیضان ریاض الصالحین، 343/2)(6): خندہ پیشانی سے ملنا اُنسیت کا سبب اور تنگ دلی سے ملنا وحشت کا باعث ہے۔(دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص84)(7): خَندہ پیشانی کے ساتھ مُلاقات کرنے والا اللہ پاک کا زیادہ محبوب ہے، فرمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہے: جب دو مسلمان مُلاقات کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے بھائی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ پاک کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے بھائی سے زیادہ گرم جوشی سے مُلاقات کرتا ہے۔(مسند بزار، مسند عمر بن الخطاب، 1/437، حدیث:308)(8): لوگوں سے خندہ پیشانی سے مسکرا کر ملنا نبوت کے اخلاق میں سے ہے۔(شرح صحیح البخاری لابن بطال، کتاب الجهاد، باب من لایثبت علی الخیل، 193/5)(9): خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا دل کی کشادگی کا سبب ہے۔(10): خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے والے سے لوگ ملنا اور گفتگو کرنا پسند کرتے ہیں۔(11): حکماء کا قول ہے کہ کوئی بھلائی، خوش روئی، خوش گفتاری اور خندہ پیشانی کے بغیر پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچتی۔(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع بعد المائۃ فی فضل ضیافۃ الفقراء، ص313)(12): کریم و مہربان شخص کی یہ علامت ہے کہ وہ ملاقات کے لئے آنے والے ہر شخص کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے اور اس کی طرف مکمل طور پر مُتوَجّہ ہوتا ہے۔(بریقۃ محمودیۃ فی شرح طریقۃ محمدیۃ، الباب الثامن السخریۃ والاستہزاء، 36/5)(13): خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا اللہ پاک کے بندوں کا زیور ہے۔(الزھد الکبیر للبیھقی، ص288، حدیث:752)(14): اگر ملاقات کرنے والے کے پاس دینے کے لیے کوئی مادی چیز نہ ہو تب بھی اس کا مسکراہٹ کے ساتھ ملنا خود ایک صدقہ اور نیک عمل ہے۔(15): بسا اوقات چہرے کی مسکراہٹ مریض کے لیے دوا ثابت ہوتی ہے چنانچہ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ مریض کی عیادت کے وقت مسکراہٹ اس کی طبیعت کی بحالی کا سبب ہوتی ہے۔(16): خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا دل کی سختی کو دور کرتا اور شخصیت میں نکھار پیدا کرتا ہے۔(ہفتہ وار اجتماع نومبر ۲۰۲۱)

www.farzuloom.net

---

(15):”عیب پوشی کرنے کے فوائد و ثمرات“

D فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ کریم دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی... الخ، ص1039، حدیث:2699) D جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو دیکھ لے اور پھر اس کی پردہ پوشی کرے تو اس کو اللہ پاک اتنا بڑا ثواب عطا فرمائے گا جیسے کہ زندہ دفن کی ہوئی بچی کو کوئی قبر سے نکال کر اس کی زندگی کا سامان کر دے۔ (مسند طیالسی، مسند عقبۃ بن عامر، ص345، حدیث:1098) D جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پَردَہ پوشی کر دے تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔ (مسند عبد بن حمید، ص279، حدیث:885) D جو مسلمان کی ایک عیب پوشی کرے گا اللہ پاک اس کی سات سو عیب پوشیاں فرمائے گا۔ (مرآۃ المناجیح، 6/552) D مسلمان کی برائیوں پر پردہ ڈالنا اس کے ساتھ خیر خواہی کرنا ہے۔ (عمدۃ القاری، کتاب الایمان، باب قول النبی: الدین النصیحۃ، 1/470 ملخصًا) امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دوسروں کے عُیُوب کی پردہ پوشی اور ان سے لاعلمی کا اظہار کرنا دین داروں کا شعار ہے۔ لوگوں کی برائیاں چھپانے اور خوبیاں ظاہر کرنے کی ترغیب دلانے کے لئے تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ پیارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے دعا مانگتے ہوئے رَبِّ کریم کو ان صفات سے یاد فرمایا: ”اے خوبیاں ظاہر کرنے والے اور برائیاں چھپانے والے!“

(احیاء العلوم، کتاب آداب الالفۃ والاخوۃ، الباب الثانی، 2/220) (ہفتہ وار اجتماع (۱۶ دسمبر ۲۰۲۱))

---

(16):”جھگڑا نہ کرنے کے فوائد و ثمرات“

(1): فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو غلطی پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے کنارے پر ایک گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑ دے گا اس کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المراء، ص484، حدیث:1992) (2): لڑائی جھگڑے اور جھوٹ سے بچنے والے کو کامِل مؤمِن قرار دیا گیا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: بندہ پورا مؤمِن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے، اگرچہ سچا ہو۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، 4/375، حدیث:8862) (3):

لڑائی جھگڑے سے بچنا گمراہی سے حفاظت ہے، حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمان ہے: جو قوم ہدایت پر رہنے کے بعد گمراہ ہوئی وہ جھگڑوں کے سبب گمراہ ہوئی۔ (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الزخرف، ص751، حدیث:3253) (4): لڑائی جھگڑے سے بچنا ایمان کی حقیقت پالینے کا ذریعہ ہے، حدیث پاک میں ہے: 6 چیزیں جس شخص کے اندر ہوں گی وہ ایمان کی حقیقت کو پالے گا: ان میں سے ایک ”حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہ کرنا“ بھی ہے۔ (تعظیم قدر الصلاۃ لمحمد بن نصر المروزی، ست من کن فیہ.. الخ، 1/436، حدیث:443) (5): لڑائی جھگڑے سے بچنے والے کا دل سخت نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کے دل میں کینہ پیدا ہوتا ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، 3/145) (6): لڑائی جھگڑے سے بچنے والا اللہ پاک کی ناراضی مَول لینے سے بچ جاتا ہے۔ کیونکہ جو شخص بے جا (ناجائز) جھگڑتا ہے، وہ ہمیشہ اللہ پاک کی ناراضی میں ہوتا ہے، یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے۔ (موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وآداب اللسان، 7/111، حدیث:153) (7): لڑائی جھگڑا چھوڑ دینا ایمان کی لذّت پالینے کا سبب ہے، فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: جس میں 3 باتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پالے گا۔ ان میں سے ایک ”حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دینا“ ہے۔ (معجم کبیر، 4/498، حدیث:8702 ملتقطا) (8): لڑائی جھگڑے سے بچنے والے کو شفاعتِ مصطفےٰ نصیب ہونے کی بَشَارت ہے۔ (ابانۃ الکبری لابن بطۃ، باب فی المراء والخصومات... الخ، 1/489، حدیث:532 ماخوذاً) (9): لڑائی جھگڑے سے بچنے والے کے اعمال ضائع ہونے سے محفوظ رہتے ہیں۔ (ابانۃ الکبری لابن بطۃ، باب فی المراء والخصومات... الخ، 1/489، حدیث:532 ماخوذاً) (10): لڑائی جھگڑوں سے بچنے والوں کے گھر امن و سکون کے گہوارے بن جاتے ہیں۔ (11): لڑائی جھگڑا ترک کرنے میں فتنہ و فساد سے امان ہے۔ (ہفتہ وار اجتماع (۲ دسمبر ۲۰۲۱))

----

(17): ”معاف کرنے کے فائدے اور ثوابات“

D معاف کرنا بخشش کا ذریعہ ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مُعَاف کرو! اللہ پاک تمہیں مُعَاف فرمائے گا۔ D روزِ قِیَامت مُعَاف کرنے والے کا حساب آسانی سے لیا جائے گا اور اسے جَنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔ D مُعَاف کرنے سے عِزت بڑھتی ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلة...الخ، باب استحباب العفو والتواضع، ص١٠٠٢، حديث:٢٥٨٨) D مُعَاف کرنے والا اللہ پاک کے ہاں زیادہ عِزت والا ہے۔ شُعَبُ الْاِیْمان میں ہے: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عَرض کیا: اِلٰہی! تیرے حُضُور کون زِیادہ عِزت والا ہے؟ فرمایا: جو بدلہ لینے کی طاقت ہوتے

ہوئے بھی مُعاف کر دے۔(شعب الایمان، با ب فی حسن الخلق، ۳۱۹/۶، حدیث:۸۳۲۷بتغیر قلیل) D مُعَاف کرنا اَفْضَل اَخْلاق سے ہے۔(مستدرك، كتاب البر والصلة، باب من أراد أن يمد...الخ، ۲۲۴/۵، حدیث:۷۳۶۷ملخصًا)D مُعَاف کرنے میں اَمن اور ہِدایت ہے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں شکر، صبر اور اِستِغْفار کرنے اور ظالِم کو مُعاف کر دینے والوں کے مُتَعَلِّق فرمایا: ایسے لوگ امن وہدایت والے ہیں۔(معجم كبير، ۶۹/۴، حدیث:۶۴۸۲)D مُعَاف کرنا فتنوں سے بچاتا ہے۔D مُعاف کرنے سے مُعاشرے میں اَمن قائم ہوتا ہے۔D عفوو درگزر کی بَرَکت سے نفرتیں مٹتیں، محبّتیں پروان چڑھتی ہیں۔D مُعَاف کرنے کی عادَت نیکی کی دعوت عام کرنے میں ترقی کا سبب ہے۔

لڑائی جھگڑے کے نقصانات:

D بہت جھگڑالو اللہ پاک کے حُضُور ناپسندیدہ ہے۔(بخاری، كتاب فى المظالم والغضب، باب قول الله تعالى..الخ، ص۶۳۳، حدیث:۲۴۵۷)D لڑائی جھگڑا دِل کو بگاڑتا اور نِفاق پیدا کرتا ہے۔(حلية الاولياء، محمد بن على الباقر، ۲۱۵/۳، رقم:۳۷۴۹)D دُنیاوی لڑائی جھگڑا منحوس ہے کہ اس کی وجہ سے اللہ پاک کی آتی ہوئی رَحمتیں رُک جاتی ہیں۔(مرآۃ المناجیح،۲۱۰/۳ملتقطاً)D لڑائی جھگڑا کے سبب غیبت، چغلی، حَسَد، بُغْض وکینہ، گالی گلوچ وغیرہ کئی بڑے گُناہوں کے دَرْوازے کھل جاتے ہیں اور کبھی معمولی لڑائی قتل جیسے گھناؤنے جُرم کا سبب بھی بن جاتی ہے۔ D لڑائی جھگڑے سے آپَس کا اتحاد ٹُوٹتا، محبّتیں کم ہوتی، نفرتیں بڑھتی، گھر ٹُوٹتے، مُعاشَرہ تباہ ہوتا، طاقت کمزور ہوتی، دُشْمن غالِب آتا، وَقْت برباد ہوتا بلکہ کبھی ہزاروں لاکھوں کی رَقْم بھی ضائع ہوتی ہے۔(نیکیوں کا ثواب ح۱، ص ۱۲۹)

---

(18): "صلح کروانے کے فائدے اور ثوابات"

D صلح کروانا اعلیٰ درجے کی عِبادت ہے۔(تفسیر صراط الجنان، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ:۹، ۴۱۶/۹ ملخصاً)D صلح کروانا نفل نمازوں، نفل روزوں اور نفلی صدقہ سے اَفْضَل عَمَل ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل عمل نہ بتاؤں؟ پھر فرمایا: آپس میں روٹھے ہوؤں کی صلح کروادینا۔(ابو داود،كتاب الادب، باب فى اصلاح ذات البين، ص۷۷۱، حدیث:۴۹۱۹)D صلح کروانا جنت میں لے جانے والا عمل ہے،حدیثِ پاک میں

www.farzuloom.net

ہے: جس نے ۲ دُو شخصوں کے درمیان صلح کروائی، اس کے لئے جنّت واجب ہو گئی۔ (بحر الدموع،الفصل التاسع والعشرون:ذم النميمة،ص١٥٦) D صلح کروانا اَفْضَل صدقہ ہے۔ (شعب الايمان، باب فى اصلاح الناس اذامرجوا...الخ، ٧/ ٤٩٠، حديث: ١١٠٩٢) D صلح کروانے والے کو ہر کلمے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اللہ پاک اس کا مُعَامَلہ دُرست فرما دیتا ہے اور اس کے پہلے گُنَاہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (الترغيب والترهيب، كتاب الادب و غيره، باب الترغيب فى اصلاح الناس،ص٨٩٣،حديث:٩) D صلح کروانے والے اللہ پاک کے خاص بندے ہیں۔ (حلية الاولياء، ثور بن يزيد،٩٨/٦، رقم: ٧٩٤٨) D صلح کروانے میں مسلمانوں کی خیر خواہی ہے۔ (تفسیر نور العرفان،پ٥،النساء، تحت الآیۃ:٣٥) D صلح کروانے والا اَمن قائم کرتا اور ہدایت کا سبب بنتا ہے۔ D صلح کروانے والا بڑے گُناہوں کا دروازہ بند کرتا ہے۔

مسلمانوں میں پُھوٹ ڈلوانے کے نقصانات:

D فتنہ قتل سے زیادہ شدید ہے۔ (پ٢، البقرۃ:١٩١) D مسلمانوں کو لڑانا جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے ۲ دُو شخصوں کے درمیان دُشمنی ڈالی وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔ (بحر الدموع،الفصل التاسع والعشرون:ذم النميمة،ص١٥٦) D لوگوں کو لڑانا دِین کو سخت نقصان پہنچاتا ہے، ترمذی شریف کی حدیث میں ہے: لوگوں کو لڑانا دِین کو مُونڈھ دیتا ہے جس سے دین ختم ہو جاتا ہے۔ (ترمذى،ابواب صفة القيامة،٥٦- باب،ص٥٩٣،حديث:٢٥٠٨ماخوذاً) D مسلمانوں کو لڑانا شیطان کا پسندیدہ عَمَل اور منافقوں کا طریقہ ہے۔ D پُھوٹ ڈلوانا مُعَاشرے کو تباہ کرتا اور کئی گُنَاہوں مثلاً غیبت، چغلی، قَتْل وغیرہ کے دروازے کھولتا ہے۔ D پھوٹ ڈلوانے والا محبتوں کا دُشمن ہے۔ (نیکیوں کا ثواب ح١، ص ١٢٩)

----

(19): ”مسلمان کی ضرورت پوری کرنے کے فائدے اور ثواب“

D مسلمان کی حاجَت پوری کرنا جنت میں داخلے کا سبب ہے۔ (شرح بخاری لابن بطال، کتاب الہبۃ وفضلہا التحریض، باب فضل المنیحۃ، 7/ 149-153 ملتقطا) D اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے والا ساری عمر اللہ پاک کی عبادت کرنے والے کی

طرح ہے۔ (مسند الشامیین، 3/196، حدیث: 2068) D جو کسی مومن کی کوئی حاجت پوری کرے تو اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر حق ہے کہ وہ جنت میں اسے خُدّام (نوکر) عطا کرے۔ (مکارم الاخلاق للطبرانی، باب فضل معونۃ المسلمین... الخ، ص192، حدیث: 94) D بندہ جب تک اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ پاک اس کی ضرورت پوری فرماتا رہتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی الستر علی المسلم، ص366، حدیث: 1426) D سب سے افضل عمل مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے خواہ اُس کی ستر پوشی کرکے ہو یا اسے شکم سیر کرکے یا اس کی حاجت پوری کرنے کے ذریعے ہو۔ (معجم اوسط، 4/24، حدیث: 5081 ملخصاً) D جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلے اس کا یہ عمل اس کے لیے 10 سال اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔ (معجم اوسط، 5/279، حدیث: 7326) D جس نے کسی کی ضرورت میں اس کی مدد کی اللہ کریم اسے اس دن ایسی جگہ پر ثابت قدمی عطا فرمائے گا جس دن قدم پھسلیں گے۔ (موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب قضاء الحوائج، 4/169، حدیث: 36) D جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے اللہ کریم اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک ہر قدم پر ایک نیکی لکھتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہوگئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہوگیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، 2/397، حدیث: 2790) D فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے، میں اس کے میزان کے قریب کھڑا ہوں گا، اگر اس کی نیکیاں زیادہ ہوئیں تو صحیح ورنہ میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، 6/389، رقم: 9038) D جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے اس کے ساتھ جاتا ہے اور اس کی حاجت پوری کردیتا ہے تو اللہ کریم اس کے اور جہنم کے درمیان 7 خندقیں بنا دیتا ہے اور دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ زمین و آسمان کے درمیانی فاصلے کے برابر ہوتا ہے۔ (موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب قضاء الحوائج، 4/167، حدیث: 35) D اللہ کریم کے کچھ ایسے انعامات ہیں جو ان لوگوں کے لئے مخصوص ہیں جو لوگوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں۔ (موسوعۃ ابن ابی دنیا، کتاب قضاء الحوائج، 4/167، حدیث: 35) D جو اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلا تو وہ ایسا ہے جیسے رمضان میں روزے رکھے اور اعتکاف کیا۔ (حلیۃ الاولیاء، مالک بن انس، 6/383، حدیث: 9012) D جب اللہ کریم کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی التعاون علی البر والتقوی، 6/117، حدیث: 6759) (نیکیوں کا ثواب ج۲، ص ۲۴۰)

www.farzuloom.net

----

(20): ”نگاہوں کی حفاظت کے فائدے اور ثوابات“

D اپنی نگاہوں کی حِفَاظَت کرنے میں اللہ پاک کے حکم کی فرمانبر داری ہے جو بندے کی سعادت مندی کی معراج ہے۔ D نظر کی حِفَاظَت کرنا جنت میں لے جانے والا کام ہے۔(بخاری،کتاب الرقاق،باب حفظ اللسان،ص1591،حدیث:6474ماخوذاً) D نگاہوں کی حِفَاظَت ایمان کی مٹھاس پانے کا ذریعہ ہے۔(معجم کبیر،127/5،حدیث:10211ماخوذاً) D نگاہوں کی حفاظت بروزِ قیامت سُرخروئی (الترغیب والترھیب،کتاب الجھاد،باب فی الحراسۃ فی سبیل اللہ،ص424،حدیث:12) اور جہنم سے بچنے کا سبب ہے۔(معجم کبیر،347/8،حدیث:16347) D نَظر کی حفاظت کرتے ہوئے اسے جھکائے رکھنے، بے فائدہ وبے کار چیزوں کی طرف نہ دیکھنے سے سینہ صاف ہوتا ہے D دل فارغ ہو کر کثیر وسوسوں سے راحت پاتا اور D نفس آفات سے سلامت ہو کر نیکیوں میں اضافے کی طرف بڑھتا ہے۔(منہاج العابدین،الفصل الاول:العین،ص162) D وہ شخص جس نے حرام چیزوں کو دیکھنے سے خود کو بچائے رکھا وہ بروزِ قیامت عرش کے سائے میں ہو گا جبکہ لوگ حساب وکتاب میں مشغول ہوں گے۔ (الترغیب والترھیب لقوام السنۃ،144/3،حدیث:2256ملتقطا) D جو لوگ اپنی نگاہ حَرام چیزوں پر نہیں ڈالتے اللہ ان کی آنکھوں اور دل کو نورانی کر دیتا ہے۔(تفسیر ابن کثیر،پ18،النور،تحت الآیۃ:30،386/3) D حدیثِ پاک میں ہے، جس کی نظر کسی عورت کے حسن وجمال پر پڑ جائے پھر وہ اپنی نگاہ ہٹالے تو اللہ کریم اس کے بدلے ایک ایسی عبادت اسے عطا فرماتا ہے جس کی لذّت وہ اپنے دل میں پاتا ہے۔(معجم کبیر،320/4،حدیث:7748) D جو حَرام چیزوں سے اپنی آنکھ کی حفاظت کرتا ہے اللہ پاک اسے ایسی حکمت عطا فرمائے گا جس کی وجہ سے اس کی گفتگو سننے والے ہدایت پائیں گے۔(البدایۃ والنھایۃ،باب بعض الحوادث التی وقعت،الجزء:11،199/6) D حدیث پاک میں ہے ، ہر آنکھ قیامت کے دن روئے گی سوائے اس آنکھ کے جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کے دیکھنے سے باز رہی اور وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں جاگتی رہی اور وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی اگرچہ اس سے مکھی کے سر کے برابر ہی آنسو نکلا ہو۔(مسند الفردوس،256/3،حدیث:4759)

نگاہوں کی حفاظت نہ کرنے کے نقصانات:

D جس نے نامَحرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قِیامت آگ کی سَلائی پھیری جائی گی۔(بحر الدموع،الفصل السابع والعشرون،ص148) D اللہ کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فرماتے ہیں: اپنی نظر کی

حفاظت کرو کیونکہ یہ دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے اور نظر ڈالنے والے کے لئے اس کا فتنہ کافی ہے۔(مختصر منہاج العابدین، ص63) آنکھوں کی حفاظت نہ کرنا حافظے کی کمزوری کا سبب ہے۔(باحیا نوجوان، ص44 ماخوذاً) D بد نگاہی شیطان کا ایسا کامیاب اور زہریلا تیر ہے کہ بہت سے عابد و زاہد اس سے زخمی ہو کر جہنم میں چلے گئے۔(الروض الفائق، ص16 ماخوذا)
نوٹ: نگاہوں کی حفاظت سے مُتَعَلِّق تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت جلد 3 حصہ 16 سے **دیکھنے اور چھونے کا بیان** مطالعہ کیجئے۔ (نیکیوں کا ثواب ح۲، ص ۲۲۰)

---

(21): "بیٹیوں کی پرورش کے فائدے اور ثوابات"

D بیٹیوں کی پَرورِش جنت میں داخلے (معجم کبیر، 5/340، حدیث: 11377) اور جہنم سے نَجات کا ذریعہ ہے۔(ابن ماجہ، کتاب الادب، باب بر الوالد....الخ، ص591، حدیث: 3669) D بیٹیوں کی پَرورِش کرنے والے کو جنت میں حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا پڑوس نصیب ہو گا۔(معجم اوسط، 4/124، حدیث: 5432 ملخصاً) D بیٹیوں کی پَرورِش میں کوشش کرنے والا اللہ پاک کی راہ میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والے مُجاہِد کی مثل اجر پاتا ہے۔(مسند بزار، مسند ابوہریرۃ، 17/116، حدیث: 9689) D حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص بازار سے کوئی چیز خرید کر صرف بیٹیوں کو دے تو اللہ پاک ایسے شخص پر نظرِ رحمت فرمائے گا اور جس پر اللہ کریم نظرِ رحمت فرمائے اسے عذاب نہ دے گا۔(مکارم الاخلاق للخرائطی، باب العطف علی البنات والاحسان الیہن، 3/301، حدیث: 758) D بیٹیوں کی پَرورِش کرنے والے کو بروزِ قیامت محبوبِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا ساتھ نصیب ہو گا، فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جس نے دو بچیوں کے بالغ ہونے تک ان کی پَرورِش کی تو میں اور وہ شخص قیامت کے دن اس طرح آئیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔(مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الاحسان الی البنات ص1015، حدیث: 2631 ملخصاً) D حصولِ ثواب کی نیت سے بیٹیوں کی پَرورِش پر صبر کرنے والے سے اللہ پاک مَحبّت فرماتا ہے۔(کنز العمال، کتاب النکاح، جز16، 8/187، حدیث: 45372) D بیٹیوں کی کَفالَت کرنے پر تا قیامت مدد کی خوشخبری دی گئی ہے **حدیث پاک** میں ہے، جب کسی کے ہاں بیٹی کی ولادت ہوتی ہے تو اللہ پاک اس کے گھر فِرِشتوں کو بھیجتا ہے، جو آکر کہتے ہیں: اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو۔ پھر فِرِشتے اپنے پروں سے اس لڑکی کا اِحاطہ کر لیتے ہیں اور اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر کہتے ہیں: ایک کمزور لڑکی کمزور عورت سے پیدا ہوئی، جو اس کی کفالَت کرے گا قیامت تک اس کی مدد کی جائے گی۔(معجم صغیر، ص69، حدیث: 69) بیٹیوں کی

پَروَرِش ان کی مَحبّت اور ہمدردی پانے کا سبب وذریعہ ہے، فرمانِ مُصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: بیٹیوں کو بُرا مت کہو، میں بھی بیٹیوں والا ہوں، بے شک بیٹیاں تو بہت محبت کرنے والیاں، غمگسار، اور بہت زیادہ مہربان ہوتی ہیں۔ (مسند الفردوس، 37/5، حدیث:7385) D بیٹی کے والِد کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ پاک بیٹی کے باپ کا مدد گار ہے۔ (سیر روح البیان، پ25، الشوریٰ، تحت الآیۃ:49، 377/8 ماخوذاً)

بیٹیوں کی پرورش نہ کرنے کے نقصانات:

D بیٹیوں کی پرورش نہ کرنے میں ان عظیم ثوابات وفضائل سے محرومی ہے، جن کی بشارت اَحادِیثِ مُبارَکہ میں دی گئی ہے۔ D بیٹی کی پیدائش پر غم کرنا اور ان کی پرورش سے منہ موڑنا کفار کا طریقہ ہے۔ (پ14، النحل:58 ماخوذاً) (نیکیوں کا ثواب ج۲، ص ۲۳٦)

---

(22): ”سوال نہ کرنے کے فوائد وثمرات“

(1) جب تک بندہ کسی سے سوال نہیں کرتا اس کے لئے فقر وتنگ دستی کا دروازہ بند رہتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے جس بندے نے (بِلاضرورت) سوال کا دروازہ کھولا اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر، ص557، حدیث:2325) (2) جو کسی سے کوئی چیز مانگنے سے بچتا ہے۔ اللہ پاک اسے مال دے کر اُس کی حاجات پوری فرما دیتا ہے اور اُسے دوسروں سے بے نیاز کر دیتا ہے یا اُس کے دل کو قناعت سے بھر دیتا ہے۔ (دلیل الفالحین، باب فی النفقۃ علی العیال، 123/2، تحت الحدیث:297) (3) دوسروں کی چیزوں سے بے پرواہ رہنا اور ان سے کچھ نہ مانگنا انسان کی عزت میں اضافہ کرتا اور اسے لوگوں کے نزدیک پسندیدہ بنا دیتا ہے۔ 2 فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ملاحظہ کیجئے: (1) مومن کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الصلوات، 171/3، حدیث:3248) (2) دوسروں کے مال سے بے نیاز ہو جاؤ! وہ تم سے محبّت کریں گے۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، ص667، حدیث:4102) (4) سوال سے بچنے والے کو حضورِ انور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنی امان میں لے لیتے ہیں پھر اس پر نہ شیطان کا داؤ چلتا ہے، نہ نفسِ اَمارہ قابو پاتا ہے۔ (مرآۃ المناجیح، 68/3 بتصرف قلیل) (5) فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہے: اللہ پاک اپنے اس بندۂ مومن کو پسند فرماتا ہے، جو محتاج اور عیال دار ہونے کے باوجود سوال کرنے

سے بچتا ہے۔(ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب فضل الفقر، ص670، حدیث:4121)(6)جنت میں سب سے پہلے جانے والے 3 اشخاص کی فہرست میں ایک شخص وہ بھی شامل ہے جو پاک دامن، عیال دار اور سوال کرنے سے بچنے والا ہے۔(ابن خزیمۃ، کتاب الزکاۃ، باب ذکر ادخال مانع...الخ، ص515، حدیث:2249)(ہفتہ وار اجتماع ۱۴ اکتوبر ۲۰۲۱)

----

(23):"رزق حلال کمانے کے فائدے اور ثوابات"

D حلال اور پاکیزہ غِذا حاصِل کرنی بڑی عِبادت ہے۔ اس سے عِبادت میں لذت آتی ہے۔(تفسیر نور العرفان، پ18، المومنون، تحت الآیۃ:51)D رزقِ حَلال کمانا انبیائے کِرام علیہمُ السّلام کی سنّتِ مُبارکہ ہے۔(تفسیر روح البیان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ:169، 1/276)D اللہ پاک پیشہ ور مومِن کو پسند فرماتا ہے۔(معجم اوسط، 6/327، حدیث:8934)D جس نے حَلال مال کمایا اور سنّت کے مُطابِق عَمَل کیا اور لوگ اس کے شر سے مَحفُوظ رہے تو وہ جنت میں داخِل ہو گا۔(ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، 54-باب، ص595، حدیث:2520)D بعض گناہ ایسے ہیں جنہیں رِزق حاصل کرنے میں پہنچنے والا رَنج و غم ہی مٹا سکتا ہے۔(معجم اوسط، 1/42، حدیث:102 ماخوذًا)D فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: جو کوئی سوال سے بچنے، اَہل و عیال کی پرورش اور پڑوسی کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرنے کے لئے رِزقِ حلال کمائے تو بروزِ قِیامَت اُس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہو گا۔(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، 7/298، حدیث:10375)D حدیثِ پاک میں ہے: جسے مزدوری سے تھک کر شام آئے اُس کی وہ شام، شامِ مغفِرت ہو۔(معجم اوسط، 5/337، حدیث:7520)D جو شخص رزقِ حلال کی تلاش میں تھک کر سو جائے اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے۔(شعب الایمان، باب التوکل والتسلیم، 2/86، حدیث:1232)D جو کوئی کمائی کے لئے نکلتا ہے تو اَعمال لکھنے والے فرشتے اس کے لئے یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ پاک تیری اس حرکت میں بَرَکت دے اور تیری کمائی کو جنت کا ذخیرہ بنائے اور اس دعا پر زمین و آسمان کے فرشتے آمین کہتے ہیں۔(تفسیر روح البیان، پ2، البقرۃ، تحت الآیۃ:169، 1/272، ملخصاً)D حلال کمائی سے عبادات میں لذّت، دل میں بیداری، آنکھوں میں تری، دعامیں قبولِیَّت پیدا ہوتی ہے۔(مرآۃ المناجیح، 7/95)

حلال روزی نہ کمانے کے نقصانات:

D حلال روزی کے بجائے حَرام کمانا گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔(شعب الایمان، الثامن والثلاثون من شعب الایمان، 4/396، حدیث:5527 ماخوذًا)D جو بندہ مالِ حَرام کما کر صدقہ کرتا ہے تو وہ صَدَقہ قبول نہیں ہوتا۔D حرام کمائی میں بَرَکت نہیں ہوتی۔D جو بندہ حرام کمائی چھوڑ کر مر جائے تو وہ اس کے لئے جہنّم میں جانے کا سامان ہے۔(معجم کبیر

www.farzuloom.net

5/160، حدیث:10401) حَرام کمائی سے قوتِ دل اور قوتِ نظر دونوں بُری طرح متأثر ہوتے ہیں، بدن اور قوتِ حافظہ میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، نہ حرام رزق میں برکت ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی مدد سے اچھے کاموں پر مدد ملتی ہے۔ (الجامع فی الحث علی حفظ العلم، ص95)(نیکیوں کا ثواب ح۲، ص ۱۸۲)

---

(24): "نماز کے انتظار کرنے کے فضائل وبرکات"

(1): نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا قیام کرنے والے کی طرح ہے اور اپنے گھر سے نکلنے کے وقت سے لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔ (ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، ص624، حدیث:2038) (2): نماز کا انتظار کرنے والے کے لئے اللہ پاک کے معصوم فرشتے دعائے مغفرت ورحمت کرتے ہیں۔ (مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ الجماعۃ...الخ، ص240، حدیث:649) (3): نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔ (مستدرک، کتاب الطہارۃ، باب فضیلۃ تحیۃ الوضوء، 1/342، حدیث:468) (4): نماز کا انتظار کرنے والے خوش نصیب افراد پر اللہ پاک اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے۔ (5): آسمان کے دروازوں میں ایک دروازہ کھول دیتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے، حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر کے ساتھ نمازِ مغرب پڑھی، نماز کے بعد جانے والے چلے گئے اور جسے وہیں بیٹھنا تھا وہ دوسری نماز کا انتظار کرنے لگا۔ پھر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جلدی سے تشریف لائے اور فرمایا: تمہیں خوشخبری ہو! تمہارے ربِّ کریم نے آسانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو دیکھو جنہوں نے ایک فرض ادا کرلیا اور دوسرے کے انتظار میں ہیں۔ (ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، ص136، حدیث:801) (6): نماز کا انتظار کرنے والا نماز ہی میں ہوتا ہے۔ (بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ، ص236، حدیث:661) (7): ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کا ثواب اسلامی سرحد پر دشمنانِ اسلام سے لڑنے اور اپنے ملک کی حفاظت کرنے کی مِثل ہے۔ (بہشت کی کنجیاں، ص59 ملخصًا) (8): ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا اس شہسوار کی طرح ہے جس نے اپنا گھوڑا اللہ پاک کی راہ میں باندھا اور یہ شخص اس گھوڑے کے پہلو سے ٹیک لگائے بیٹھا ہے اور یہ جہادِ اکبر میں ہے۔ (مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، 4/374، حدیث:8857 ملخصًا)

(9): مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے والے خوش نصیب کو اللہ پاک کے فرشتوں کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔(مستدرک، کتاب التفسیر، 3/162، حدیث:3559ماخوذاً) **(10):** نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میری اُمت کا ترکِ دنیا نماز کے انتظار میں مسجدوں میں بیٹھنا ہے۔(الزھدلابن مبارک، باب التواضع، 1/190، حدیث:845) **(11):** نماز کا انتظار کرنے والا بھلائی پر رہتا ہے۔(تاریخ ابن عساکر، رقم 3597، عبد اللہ بن میمون.... الخ، 258/33) **(12):** نماز کا انتظار کرنا نیکیوں میں اضافہ کرنے والا عمل ہے۔(ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسننھا، باب ماجاء فی اسباغ الوضوء، ص80، حدیث:427) **(13):** ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا درجات بلند کرنے والا عَمَل ہے۔(مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل اسباغ الوضوء...الخ، ص114، حدیث:251) **(14):** نماز کا اس طرح انتظار کرنا کہ ان میں فضول حرکت نہ ہو یہ عِلِّیِّیْن میں نام لکھے جانے کا سبب ہے۔(ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلاۃ، ص102، حدیث:558)(ہفتہ وار اجتماع ۳۰ دسمبر ۲۰۲۱)

---

www.farzuloom.net